جہالت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے حل کیلئے بریلوی و دیوبندی
علماء سے بالخصوص اور ہر مسلمان سے بالعموم چند اہم

گذارشات

ملفوظاتِ طیبات پیرِ طریقت رہبرِ شریعت
فقیر محمد رضوان داؤدی دامت برکاتہم

نام کتاب ———— معرفت

تالیف ———— محمد عدیل احمد رضوانی عفی عنہ

کمپوزنگ ———— خرم امیر

اشاعت اول ———— ۲۰۰۰

بتاریخ ———— رمضان ۱۴۳۴ھ/ جولائی 2013ء

Email
zahmadpw@yahoo.com

کیا اب بھی کفر کا فتویٰ کسی پر لگتا ہے اور لوگ کافر بنتے ہیں؟

نبی کریم ﷺ کی حدیث کا مفہوم ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ انسان صبح کو مسلمان اور شام کو کافر اور شام کو مسلمان اور دن کو کافر ہوگا۔ اس لئے اکثر جاہل جو علم نہیں رکھتے، کفریہ کلمات بک جاتے ہیں اور ان کو پتا بھی نہیں چلتا۔

اسی طرح بعض متعصب، ابن الوقت اور علماے سوء بھی ذاتی مفادات اور خواہشات کی خاطر بریلوی علماء حق کے خلاف "دیوبندی اور وہابی" ہونے کا پرچار کر کے کفر کے مرتکب ہوتے ہیں۔

بعض عالموں سے اب بھی علمی غلطیاں سرزد ہوتی ہیں جس کی بنا پر کفر کا فتویٰ ان پر لگتا ہے لیکن اب دینی حالت بہت مخدوش ہے۔ عوام تو "ملاازم" کہہ کر دین سے فرار حاصل کر لیتی ہے۔ اس دور میں اب کوئی انفرادی ایمان بچا کر لے جائے تو بہت بڑی بات ہے کیونکہ عوام کا دینی علم کی طرف رجحان نہ ہونے کے سبب اس کو یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر کب اور کیا کہنے اور کس عمل سے ہوتا ہے۔

لڑائی عوام کی ہے یا علماء کرام کی

سوال: کیا یہ عوام کی لڑائی ہے یا علماء کرام کی؟

جواب: 1۔ عالم اس وکیل کی طرح ہوتا ہے جو رائے دے سکتا ہے مگر مفتی صاحب جج کی طرح ہوتے ہیں اور فیصلہ مفتیان عظام نے کرنا ہوتا ہے اور مفتیانِ عظام 110 سال سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تین عبارتوں پر کفر کا فتویٰ ہے۔ مفتیانِ عظام کا ہی حق بنتا ہے کہ اس معاملے کو جیسے بتائیں ویسے عوام کرے کیونکہ علم ان کے پاس ہے اور عوام کو بولنے کا حق نہیں۔

2۔ اگر عوام بغیر علم کے اس معاملے میں بول رہی ہے اور ایک دوسرے کو

کافر کافر کہہ رہی ہے تو عوام نے اپنی لڑائی خود بنالی ہے اور اللہ کریم کے ہاں جواب دہ ہوگی۔

3۔علمائے کرام فرماتے ہیں مسجد کی انتظامیہ اس معاملے میں ذمہ دار ہے کہ ہر اس بندے کو جس نے ڈاڑھی رکھی ہو مولوی نہ سمجھ لے اور پیسہ لگانا انتظامیہ کا کام ہے مگر تبلیغ کرنا یہ علماء کرام کا کام ہے۔

4۔علماء سوء(**و لا تشتروا بایتی ثمنا قلیلا**) پر عمل پیرا ہیں اور ذاتی مفادات کی خاطر دین کو برباد کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔عوام ان جیسے علماء اور مفتیوں کے بارے میں کہتی ہے جناب یہاں بااثر لوگ جیسا چاہیں فتوٰی لے سکتے ہیں اور کتنے والا لینا ہے۔

5۔اس وقت کوئی ایسی بااثر ہستی نظر نہیں آتی جس کو سارے علماء متفقہ طور پر اپنا منصف مانتے ہوئے مذہب سے فرقہ واریت کا خاتمہ کر کے قوم کو یکجا کر دیں، نہ ہی کوئی ایسا دینی ادارہ (جامعہ) نظر آتا ہے جو اس 110 سالہ پرانے مذہبی تناؤ کا خاتمہ کر سکے۔

عوام کی ذمہ داری - اگر عوام چاہے تو انقلاب آ سکتا ہے۔

عوام کو چاہئے کہ اپنے اپنے علماء سے پوچھیں کہ

اگر یہ کافر کافر والی بات ان تین عبارتوں پر مبنی ہے اور ان تین کا حل 110 سال میں نہیں نکلا تو کیوں؟

کیا آج اجماع امت نہیں ہو سکتا کہ ان تین عبارتوں کو نکال دیا جائے اور مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کے لئے حل بتایا جائے۔

کافر کافر کا شور ڈالنے کی بجائے اصل معاملات کو اجاگر کیا جائے تاکہ اصل معاملہ جو اپنی اصلی ہیئت کھو چکا ہے اس کو سامنے رکھ کر مسلمانوں کو حل کر دین کی

طرف واپس لایا جائے۔

علم کا فقدان

یہ بھی بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملک میں پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد صرف 20% ہے اور مذہبی معاملات میں تو 90% بریلوی اور دیوبندی حضرات کو پتا ہی نہیں کہ کس بات پر فرقہ واریت میں لڑائی ہے اور جو سمجھ رکھتے ہیں وہ بھی دین کی بات نہیں کرتے۔

اہم بات

جس وقت دین میں ذاتیات شامل ہو جائیں تو دین اڑ جاتا ہے۔ اگر سچے بندے زیادہ ہوتے تو دین کہیں کا کہیں پہنچ گیا ہوتا۔ علم تو خوف خدا کے ساتھ علم کہلاتا ہے ورنہ تعصب، کینہ، ذات و جماعت، کافر کافر، مسجدوں پر قبضے اور اجارہ داریاں بن کر رہ جاتا ہے اور درد اُس کو ہوتا ہے جو دیندار ہو۔

نوجوان دوستوں کے لئے مشورہ

سوال: عوام میں سے اکثر باشعور نوجوان یا وہ لوگ جو فرقہ ورانہ جھگڑوں کی وجہ سے سخت پریشان ہیں ان کے لئے کیا تجاویز ہو سکتی ہیں؟

جواب: دین کے مسائل میں ہمیشہ اختلافات ہوتے رہتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ یہی اختلافات ہی آزمائش ہوتے ہیں مگر ہماری جنگ اختلافات سے نکل کر اپنا ایمان بچانے کے لئے اور شیطان کو ہرانے کے لئے ہونی چاہئے۔ اس لئے اگر کوئی یہ کہہ کر دین کو چھوڑ دیتا ہے کہ یہ مولویوں کی بات ہے تو وہ کس دین پر چلنا پسند کرے گا یا اپنی پسند کا دین لائے گا؟

اس لئے مشورہ یہ ہے کہ مستحبات و فروعی مسائل کی لڑائی چھوڑ کر فرائض یعنی

گذارشات

بریلوی ودیوبندی عوام کو یہ علم ہونا چاہئے کہ:

1۔ اہلسنت و جماعت (بریلوی و دیو بندی) پہلے ایک جماعت تھے۔ اختلافات تین عبارتوں پر کفر کے فتاوی لگنے سے پیدا ہوئے اور ابھی تک یہی تین عبارتیں مسلمانوں کی ''صلح کلیت'' (اتحاد و اتفاق) کے درمیان حائل ہیں۔اس لئے بریلوی حضرات دیو بندیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔

2۔ دیو بندی حضرات ان کفریہ عبارات کے رد میں ''عبارات اکابر از شیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدر'' اور ''مطالعہ بریلویت از علامہ ڈاکٹر خالد محمود'' وغیرہ کی کتابوں کو تاویلات کے طور پر پیش کرتے ہیں کہ ہمارے علماء کی عبارتیں کفریہ نہیں تھیں مگر بریلوی علماء فرماتے ہیں کہ دیو بندی علماء کی یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی ذات کو گالی کے مترادف ہیں اس لئے تاویلات نہ کریں بلکہ ان کو اپنی کتابوں سے حذف کردیں تو ہم ایک ہیں۔

3۔ دیو بندی حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ امام احمد رضا خاں (علیہ الرحمۃ) نے ذاتی وجوہات کی بناء پر ہمارے علماء پر کفر کے فتاوی لگائے ہیں اس کا اندازہ ایک دیو بندی عالم مخلص عبداللہ کے خط سے ہوتا ہے۔اس کے خط کا عکس اور ہمارے جواب کا عکس صفحہ نمبر 114,115 پر موجود ہے۔

4۔ امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو بیان کرنے کا حق مانا کہ بریلوی حضرات سے کما حقہ ادا نہیں ہوسکا مگر دیو بندی حضرات ان کی

قرآن واحادیث پر مبنی تعلیمات کو چھوڑ کر جاہل عوام کی وجہ سے باعمل بریلویوں کو بدعتی و مشرک مشہور کر رہے ہیں۔ کیا یہ علمی خیانت نہیں ہے؟

4۔ عوام ناحق ایک دوسرے کو "کافر کافر" کہہ رہی ہے (باپ بیٹے کو، بیٹا باپ کو، بھائی بھائی کو، حتی کہ یہ مسئلہ ہر مذہبی گھرانے کا ہے) حالانکہ عوام کو چاہئے کہ "خاموشی" اختیار کرے اور اپنے اپنے جید علماء اور مفتیان عظام سے پوچھے کہ کیا ہمارا ایک دوسرے کو کافر کافر کہنا بنتا ہے ورنہ "عوام" ہو یا "امام" روزِ محشر جواب دہ تو ہوں گے۔

بریلوی و دیوبندی علماء

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ:

عوام میں جاہلیت زیادہ ہے۔ کثیر تعداد میں لوگ انہی باتوں (لڑائی) کی وجہ سے مولوی و مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ جاہل ملا وواعظین کی تعداد زیادہ ہے۔ روٹی کی ہوس نے بہت سے بندوں کو دین میں بھی مفاد پرست اور ابن الوقت بنا دیا ہے۔ جماعتوں کے اندر دوست و دشمن بھی موجود ہیں۔ گورنمنٹ بھی ذمہ داری پوری نہیں کر رہی اور یہ کہہ کر دامن بھی نہ بچایا جائے کہ یہ سب یہود و نصاریٰ کی "چال" ہے بلکہ جو "نور فراست" مومن کی "وراثت" ہے اس سے کام لیتے ہوئے:

دعوت غور و فکر

1۔ دونوں مکاتب فکر کے علماء صرف ایک کام کر لیں کہ اپنی اپنی مساجد میں عوام کو اور مدارس میں تمام اساتذہ اور طالب علموں کو تعلیم دیں کہ بغیر علم

کے ایک دوسرے کو (بریلوی و دیوبندی) ''مستحبات وفروعی مسائل'' پر ''کافر کافر'' کہنا ہرگز جائز نہیں اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہماری نسلیں آپس میں اوس وخزرج کی لڑائیوں کی طرح لڑتی رہیں گی۔

2۔ اگر صرف اسی اوپر والی ایک بات پر عمل ہو جائے تو بریلوی و دیوبندی حضرات کے درمیان ''مذہبی کشیدگی'' کا بہت حد تک خاتمہ ہو جائے گا اور بات ''خاص بندوں'' پر ''اصولی اختلاف'' یعنی کفریہ عبارتوں کا حل نکالنے پر رہ جائے گی۔

3۔ علماء عوام کو بتائیں کہ ان عبارتوں کا حل نکالنا ''عوام'' کا نہیں ''علماء'' کا مسئلہ ہے اور اگر یہ بات علماء کے دائرہ اختیار سے باہر ہے تو عوام کو یہ بھی بتایا جائے کہ عوام حل کے لئے کس کو فریاد کرے؟ کہاں مقدمہ دائر کرے؟ کس کو منصف بنائے جس پر علماء متفق ہو جائیں؟

4۔ کیا بین المذاہب کانفرنسیں (جس میں تمام مذاہب سے بات چیت ہوتی ہے) منعقد کرنے سے بڑھ کر بین المسالک کانفرنسیں (تمام فرقوں سے بات چیت) کرنا ضروری نہیں جس سے عوام کو جذباتیت سے ہٹا کر فکر وشعور دیا جائے وگرنہ آج کل ایک دوسرے کو گالیاں نکالی جا رہی ہیں، کارٹون بنائے جا رہے ہیں، کل خون کی ہولی کھیلی جائے گی، مزاروں پر مزید حملے ہوں گئے، دہشت گردی ہوگی اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟

5۔ 110 سالہ اہم مسئلہ کے حل کے لئے تمام بریلوی و دیوبندی علماء و مفتیان عظام اپنے اپنے اداروں میں اکٹھے ہو کر اپنی علمی بصیرت اور ایمانی

طاقت کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ''اصولی اختلاف'' کا حل نکالیں اور یہ ''تبلیغ'' اس صدی کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا مگر اس مسئلہ میں دونوں طرف کے علماء کا ملنا لازمی ہے۔

6۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ اس مسئلہ میں پہل کون کرے گا۔ بریلوی یا دیوبندی حضرات؟ ذات و جماعت کا دباؤ کون برداشت کرے گا؟ خط و کتابت، کال، فیکس یا مضمون لکھ کر دعوت عام کون دے گا؟

7۔ معصوم عن الخطا ذاتیں انبیاء کرام کی ہیں علماء کی نہیں کہ غلطی نہیں کر سکتے اور بریلوی علماء یہی تو کہہ رہے ہیں کہ یہ عبارتیں نبی کریم ﷺ کی عظمت کے خلاف ہیں ان کو اپنی کتابوں سے نکال دو۔ کیا نبی کریم ﷺ کی محبت میں یہ مشکل کام ہے؟

8۔ اس لئے جناب مفتی رفیع عثمانی صاحب کی تجویز کو مدنظر رکھتے ہوئے کثیر تعداد میں دیوبندی عالم کفریہ عبارات کو اپنی کتاب سے حذف کرنے کے لئے لائحہ عمل تیار کرکے اور پہل کرتے ہوئے بریلوی حضرات کو دعوت دیں کیونکہ اس میں تمام مسلمانوں کا فائدہ ہے؟

9۔ بریلوی علماء کو بھی چاہئے کہ ''اصولی اختلاف'' کا حل نکالنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی سنت ادا کرتے ہوئے دیوبندی علماء سے مسلسل خط و کتابت کریں اور ان تین کفریہ عبارات کو حذف کرنے کے لئے دیوبندی حضرات کو ایسی آسان تجاویز دیں جس پر کوئی بھی سیاست نہ ہو سکے؟

10۔ بریلوی و دیوبندی حضرات اگر اس ''اصولی اختلاف'' کا حل

نکال لیتے ہیں تو اس کے بعد باقی تمام گمراہ فرقوں سے بھی جو ''اختلافات'' ہیں اس کا حل بھی بات چیت کرکے نکالا جا سکتا ہے۔

11۔بعض جماعتیں اور ادارے اس ''**اصولی مسئلے**'' کا حل نکالنے کی بجائے کہتے ہیں کہ ''**کوئی دین کا کام کرو**'' اور اس کتاب پر ''**تقریظ یا تنقید**'' یعنی حق لکھ کر دینا ''**ہماری پالیسی کا حصہ نہیں ہے**''۔کیا مسلمانوں کو اکٹھا کرنا دین کا حصہ نہیں ہے اور کیا ہم اپنی اپنی جماعتوں میں ہی رہنا چاہتے ہیں؟

12۔حکومت متنازعہ کتابوں پر پابندی لگاتی ہے مگر یہ کتابیں پھر بھی شائع ہوتی رہتی ہیں، اس کی وجہ بھی ان باتوں کا حل نہ نکالنا ہے۔

13۔انفرادی یا اجتماعی طور پر حکومت پاکستان کا ہر فرد جیسے وزیر اعظم، چیف جسٹس، وزیر مذہبی امور، مجدد وقت، پیران عظام، اولیاء کرام، مولوی صاحبان، امام مسجد، مسجد و مدارس کی انتظامیہ، ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، جج، ایڈوکیٹ (وکیل)، صحافی، میڈیا (الیکٹرونک و پرنٹ) اور ہر عام و خاص کو ''**دعوت عام**'' ہے اور ''**سر عام**'' ہے کہ دین کو ہماری ''**ضرورت**'' پڑ گئی ہے۔ہم سب مسلمانوں نے حرکت میں آکر اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے ایک تحریک بننا ہے جو مسلمانوں کا ''**ذہنی مذہبی انتشار**'' دور کر کے قیامت کے روز اپنے اللہ کریم اور نبی روف رحیم ﷺ کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

ہمیں تو سرخرو ہونا ہے آقا کی نگاہوں میں
زمانے کا ہے کیا ناصر بھلا جانے، برا جانے

☆☆☆